پارہ نمبر 5 (والمحصنت)

پارہ 4 سے یاد رہنے والی باتیں

- 1- توکل کیا ہوتا ہے؟ ☆ اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دینا ☆ اللہ کو اپنا وکیل بنا لینا
 - 2- تم اس وقت تک خیر (جنت) تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس میں سے خرچ نہ کرو جو تم پسند کرتے ہو، محبوب رکھتے ہو۔
 - 3- ہمیں رشتوں کو جوڑنا ہے خواہ وہ ہمارے ساتھ اچھا کریں یا نہ کریں۔
 - 4- صبر اور تقویٰ کو بار بار دہرایا گیا۔
 - 5- اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو (یعنی اتحاد مسلمانوں کے اندر تب ہی ہو سکتا ہے جب لوگ اللہ کے کتاب کے گرد جمع ہو جائیں)
 - 6- امر بالمعروف و نہی عن المنکر دین کا ایک رکن ہے۔
 - 7- داعی نرم مزاج ہوتا ہے۔ اگر وہ سنگ دل ہو بد مزاج ہو تو اس کی ٹیم کے لوگ اسکے ساتھ نہیں چل سکتے، وہ بکھر جاتے ہیں۔
 - 8- غور و فکر کرنے سے خشیت پیدا ہوتی ہے اور اللہ کی خشیت پھر معاملات کو درست کر دیتی ہے۔
 - 9- نرمی ہر کام کو خوبصورت بنا دیتی ہے، جن گھرانوں میں نرمی نہیں ہوتی وہاں خرابی پیدا ہوتی ہے۔
 - 10- غصہ کرنے سے پرہیز کرنا ہے اگر غصہ آئے تو اسے کنٹرول کرنا ہے۔
 - 11- کاظم کظم کہتے ہیں پانی کی مشک جس پر ڈوری بندھی ہوتی ہے۔
 - 12- غصہ کی وجہ سے آنے والا ابال ہے اس کے چھینٹوں سے دوسروں کو نہیں جلانا چاہیے۔
 - 13- تھوڑی دیر بعد اپنا ابال بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور معاملات اور حالات کنٹرول میں ہو جاتے ہیں
 - 14- اصل کامیابی آگ سے بچنا اور جنت میں جانا ہے۔ جو آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہی دراصل کامیاب ہے۔
 - 15- کسی کو بھی کچھ دیں تو یہ سوچیں کہ کیا دے رہے ہیں؟ کس کو دے رہے ہیں؟
- انسان دیتا تو بندوں کے ہاتھ میں ہے لیکن اصل میں وہ اللہ کے پاس چلا جاتا ہے اسی لیے بدلہ بندوں سے واپس نہیں چاہنا بلکہ اللہ تعالیٰ سے امید رکھنی ہے۔
- اس بات کی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی حالت میں فوت کرے۔ آمین

16- اللہ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام میں یہ دیکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے نہ کہ لوگوں کا ڈر ہمارے اندر ہو۔

* رسول ﷺ نے فرمایا:

اللہ جسکے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

✦ یہ اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے کہ وہ ہمیں دین سے جوڑتا ہے۔ کیونکہ دین کی محبت اور عقیدت ایک چیز ہے اور سمجھ بوجھ دوسری چیز ہے۔ جو پیدا نشی مسلمان ہیں ان کے ماں باپ بھی انکو دین کا کچھ نہ کچھ بتاتے ہیں، دین سے لگاؤ ضرور رکھتے ہیں لیکن دین کے ساتھ لگاؤ ایک چیز ہے اور دین کی سمجھ بوجھ الگ چیز ہے۔

■ جسکے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے خیر کثیر سے نوازتا ہے اور اسے دین کی سمجھ بھی دے دیتا ہے۔
 ■ دین کی سمجھ بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اس سے یہ زندگی بھی آسان ہوتی ہے اور اگلی زندگی بھی آسان ہوتی ہے۔ اس کے لئے انسان کو۔

☆ کوشش کرنا پڑتی ہے

☆ محنت کرنا پڑتی ہے

☆ انسان کو علم حاصل کرنے کیلئے اپنے گھر سے نکلنا پڑتا ہے۔

جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے نکلے تو اسکے بارے میں حدیث میں آتا ہے۔

* رسول ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص بھی علم کی طلب میں اپنے گھر سے نکلے فرشتے اسکے عمل کو پسند کرنے کی وجہ سے اس کے لئے اپنے پر پھیلا دیتے ہیں۔
 یعنی علم حاصل کرنے کے لئے نکلنا، علم کی مجلس میں حاضر ہونا بڑی رحمت کا سبب ہے اور فرشتوں جیسی مخلوق اس کی بنا پر انسانوں کو وقعت دینے اور ان کی توقیر کے لئے ان کے لئے پر پھیلاتی ہے

---يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ--- (المجادلہ: 11)

■ اللہ ان لوگوں کو درجوں میں بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم عطا کیا گیا۔

■ ایمان میں تو بہت سے لوگ مشترک ہوئے ہیں لیکن علم کے درجوں میں فرق اور جوں جوں علم اور ایمان کے درجے بڑھتے ہیں تو انسان اللہ کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔

■ اصل عزت انسان کو مال یا دنیا کے کسی اور جاہ و قار سے نہیں ملتی۔ بلکہ اللہ کے ہاں عزت تقویٰ کی وجہ سے ملتی ہے اور تقویٰ علم کے ساتھ آتا ہے۔
 ■ تقویٰ اللہ کے ڈر کا نام بھی ہے۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے علم والے بندے)

* ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے خبر دار بے شک دنیا ملعون ہے اور اسکی تمام چیزیں ملعون ہیں (یعنی اللہ کی رحمت سے دور کرتی ہے) البتہ اللہ کا ذکر اور اسکی معاون چیزیں اور عالم یا مُتَعَلِّمٌ (یعنی یہ اللہ کی رحمتوں میں ہے کہ انسان سیکھنے والا ہو یا پھر سکھانے والا ہو)۔

اللہ تعالیٰ علم سیکھنے کے لیے آنے والوں کو استقامت دے، ان کا آنا قبول کرے اور ہر قدم پر ان کے لئے فرشتے پر بچھائیں اور ان کے درجات بلند ہوتے چلے جائیں

سورت النساء

❖ آیت، 24، 25

ما ملکت ایمانکم سے مراد جنگ کے نتیجے میں جو عورتیں غلام بن کر آئیں

اس آیت سے پتہ چلتا ہے شادی شدہ عورتوں سے مرد شادی نہیں کر سکتا

☆ مرد کے لیے لازم ہے کہ نکاح کے بعد عورت کو مہر ادا کرے لیکن اگر عورت خوشی سے معاف کر دے یا کچھ تحفہ دینا چاہے تو ایسا کیا جاسکتا ہے۔

☆ مرد کی مستقل طور پر عورت کے ساتھ زندگی گزارنے کی نیت ہو۔

☆ کہ ایک مرد کو عورت کے ساتھ حلال طریقے سے، شرعی طریقے سے رشتہ قائم کرنا چاہیے نہ کہ غلط طریقوں سے تعلقات قائم کیے جائیں۔

☆ نکاح کرنے کی اہمیت ہمارے دین میں بہت ہے کیونکہ نکاح نصف دین کو مکمل کرنے کا ذریعہ ہے۔

* رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی بندہ نکاح کر لیتا ہے تو وہ اپنا آدھا دین مکمل کر لیتا ہے لہذا اسے چاہیے کہ باقی آدھے دین کے بارے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔

❖ آیت 25

یہاں لونڈیوں کے حوالے سے بات کی گئی بہت سے لوگوں کو آج بھی لونڈی غلام پر اعتراض ہوتا ہے۔

☆ اسلام نے غلامی کو یکسر ختم نہیں کیا بلکہ ایسے طریقے اختیار کیے کہ آہستہ آہستہ غلامی ختم ہو گئی۔ آج ایسی کوئی چیز اب پائی نہیں جاتی۔

لیکن اگر اب بھی ایسے حالات پیدا ہوں تو اس کا حل اسلام میں موجود ہے۔

اس زمانے میں جو اجازت دی گئی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانے میں کوئی جنگ کے حوالے سے قوانین نہیں تھے تو جو لوگ جنگ میں پکڑے ہوئے آتے تھے

انہیں بجائے اسکے کہ جیلوں میں رکھا جائے انہیں لوگوں پر تقسیم کر دیا جاتا تھا اور ان کے حقوق ہوتے تھے، نبی ﷺ کو ان کی بہت فکر تھی اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے اپنے آخری دن اور آخری لمحے میں لونڈی غلام کے حقوق کی بات کی۔

ایک اور اہم بات

...وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاٰیْمَانِكُمْ...

■ اللہ تمہارے ایمان کو زیادہ جانتا ہے۔

■ اس سے پتہ چلا کہ ہمیں لوگوں کے باطن کی کھوج نہیں لگانا چاہیے کہ کس کا ایمان کتنا ہے اور کس کا تقویٰ کتنا ہے۔ کون اللہ سے کتنا ڈرتا ہے یہ سب کچھ اللہ کے

حوالے کرنا دینا چاہیے

* رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

مجھے اس کا حکم نہیں ہوا کہ لوگوں کے دلوں کی کھوج لگاؤں اور نہ اس کا حکم ہوا کہ انکے پیٹ چاک کروں۔

اصل میں یہ ہے کہ انسان کو کسی کے ساتھ بھی معاملہ کرتے ہوئے اسکے ظاہر پر معاملہ کرنا چاہیے۔

یہاں زنا کی حرمت کے بارے میں بھی بات کی گئی۔

مُحْصَنَاتٍ غَيْرِ مُسْفِحَةٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ---

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے عرب کی ہلاکت، اے عرب کی ہلاکت میں تم سے جس چیز کے بارے میں سب سے زیادہ ڈرتا ہو وہ زنا ہے اور مخفی شہوت ہے۔

زانیہ عورت کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔

* نبی ﷺ نے فرمایا:

آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا آواز دیتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اسکی دعا قبول کی جائے اور کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے دیا جائے کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اسکی مصیبت دور کی جائے پھر جو مسلمان اس وقت دعا کرتا ہے تو اللہ عز و جل اس کی دعا قبول کرتا ہے سوائے زانیہ عورت کے جو اپنی شرم گاہ کے ذریعے کمائی کرتی ہے۔ (یعنی اپنی عزت و جسم بیچتی ہے اور مال کماتی ہے)

❖ آیت 28

اس آیت سے یہ پتہ چلتا ہے

- کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکامات ہمیں دیئے ہیں ان میں بظاہر کچھ پابندیاں بھی ہمیں محسوس ہوتی ہیں لیکن یہ پابندیاں دراصل آسانیاں لاتی ہیں۔
- کیونکہ بہت سی آزادیاں انسان کیلئے مشکلات پیدا کر دیتی ہیں۔

❖ آیت 29

مال کو آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔

☆ مال کمانے کے غلط طریقے اختیار نہ کرو جیسے

☆ چوری، ڈاکہ، غصب، یتیموں کا مال لوٹ لینا یہ سارے ہتھیانے کے طریقے باطل طریقے ہیں

....وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ---

☆ ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔

☆ کسی مسلمان بھائی کو قتل کرنا ایسے ہی ہے جیسے خود کو قتل کرنا کیونکہ پھر بدلے میں انسان قتل بھی کیا جاتا ہے

دوسرا یہ کہ خود کشی کی ممانعت ہے یہاں

▪ خود کشی کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے

* خود کشی کرنے والا قیامت کے دن اور پھر حساب کتاب کے بعد اگر اللہ اس کو جہنم میں بھیج دے تو سزا دیا جاتا رہے گا۔

وہ مسلسل جہنم میں جلنے کے ساتھ ساتھ اسی آلے سے یا اس طریقے سے بار بار اپنے آپ کو مارنے کی کوشش کرے گا جس طرح اس نے خود اپنے آپ کو دنیا میں مارا ہوگا۔

زندگی کی قیمت بچانے۔۔۔

▪ اسی زندگی کی قدر کیجئے

▪ یہ وقت کمانے کا ہے

▪ آخرت بنانے کا ہے

▪ اس میں مشکلات آتی ہیں تو اس میں مایوس نہ ہوں اور اپنے آپ کو ختم نہ کریں۔

کیونکہ اب تو کہتے ہیں کہ مرجائیں گے مرجائیں گے

مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

یعنی مرنے کے بعد بھی مسائل کم نہ ہوئے اور بڑھ گئے مصیبت اور زیادہ ہو گئی پھر کہاں جائیں گے پھر تو کوئی آزادی بھی نہیں ہوگی کہ ایک دفعہ پھر سے خود کو ختم کر دیا جائے۔

❖ آیت 31

یہاں کبیرہ گناہوں سے بچنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

▪ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

ہر وہ گناہ کبیرہ ہے جس کو اللہ نے جہنم کی وعید یا لعنت یا غضب کی وعید پر ختم کیا۔

* اللہ کے رسول ﷺ نے کچھ کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا ہے:

▪ اللہ کے ساتھ شرک (یہ سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے جسکی معافی ہی نہیں)

▪ والدین کی نافرمانی

▪ جھوٹی گواہی (آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر اٹھ کر جھوٹی گواہی کے بارے میں فرمایا اور مسلسل اسی کی تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ صحابہ ڈر گئے

اور چاہا کہ آپ اس سے رک جائیں)

* ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

سات ہلاکت خیز گناہوں سے بچو صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

1. اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا

2. جادو کرنا

3. کسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا، مگر حق کے ساتھ جائز ہے

4. سود کھانا

5. یتیم کا مال ہڑپ کرنا

6. لڑائی کے دن پیٹھ پھیرنا/بھاگ جانا

7. پاکدامن ایمان والی بھولی بھالی خواتین پر زنا کی تہمت لگانا (معصوم خواتین کے خلاف کوئی اسکینڈل کھڑے کر دینا

یاد رکھیں توحید اس وقت فائدہ دیتی ہے / لا الہ الا اللہ اس وقت فائدہ دیتا ہے۔۔۔۔

■ جب کبائڑ سے بچا جائے۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی بندہ خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہے گا اور کبائڑ سے بچتا رہے گا تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور یہ کلمہ (لا الہ الا اللہ)

عرش تک جا پہنچے گا۔

☆ فرائض اس وقت گناہوں کا کفارہ بنے گا جب بندہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک اپنے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کیلئے کفارہ بن جاتے ہیں جب تک کبیرہ

گناہوں سے بچتا رہے۔

□ یعنی ہم کہتے ہیں ناکہ وضو کرنے سے سارے گناہ دھل جاتے ہیں یہ اس وقت ہے جب کبیرہ گناہوں سے بچیں گے۔

رمضان سے رمضان تک کے بچ کے گناہ اگلے رمضان تک معاف ہو جائیں گے اگر کبیرہ گناہوں سے بچیں گے۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو اور سیدھے رہو اور خوش ہو جاؤ۔

❖ آیت 32

■ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اندر اختلاف رکھا ہے، بعض کو بعض کے مقابلے میں زیادہ صلاحیتیں دی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بعض کو بالکل محروم رکھا ہے

انہیں کچھ اور چیزوں میں خیر عطا کی ہے

ہر شخص کو کچھ نہ کچھ صلاحیت عطا کی گئی ہے۔

ہر شخص کی کچھ مضبوطی (strengths) اور کمزوری (weaknesses) ہوتی ہیں ہمیں یہ نہیں کرنا چاہیے کہ کسی کی جو صلاحیت اور خوبی ہو اس پر حسد کریں اور

اپنی خوبی کو، اپنی strength کو بھول ہی جائیں

آخرت میں کیا دیکھا جائے گا؟

اصل چیز جو دیکھی جائے گی کہ جس کو جو صلاحیت ملی تھی اس نے اس کو کس طرح استعمال کیا کس خیر کے کام میں لگایا اور اپنے لئے کیا کما کر لایا۔

■ انسان لوگوں کو ملنے والی نعمتوں پر جلنے، کڑھنے اور حسد کرنے کے بجائے اللہ سے اسکا فضل مانگیں

یا اللہ

☆ تو نے اسکو عطا کیا تو مجھے بھی عطا کر۔

لیکن انسان صرف موازنہ (compare) کرتا رہے، اپنے بچے کو کسی کے بچے کے ساتھ، اپنے آپ کو کسی اور کے ساتھ، اپنے شوہر کو کسی اور کے شوہر کے ساتھ تو اس سے سوائے حسرتوں کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا،

■ اپنے آپ کو، اور دیگر نعمتوں کو دوسرے سے مقابلہ نہ کریں کیونکہ ہم دوسروں کے چھپے ہوئے عیب سے ناواقف ہوتے ہیں، صرف ظاہری کچھ خوبیاں یا نعمتیں دیکھ رہے ہوتے ہیں

کبھی یہ نہ کہیں کہ میرا بچہ فلاں کے بچے کی طرح ہو جائے یا میں فلاں کی طرح ہو جاؤں۔

اسکے بجائے یہ دعا کریں کہ

یا اللہ تو اپنی نگاہوں میں مجھے بڑا کر دے۔

تو اپنے فضل سے مجھے عطا کر دے۔

کیونکہ حسرت، کہ میں فلاں کی طرح کیوں نہیں یہ حسرت حسد کی راہ ہموار کرتی ہے۔

اور پھر دوسرے کی نعمت کے زوال کی تمنادل میں پیدا ہوتی ہے جو کہ ایک حرام فعل ہے۔

■ یہ دل کی ایسی کمائی ہے جس پر پوچھ ہوگی اس لیے اللہ کا فضل مانگنا چاہیے۔

اس آیت کا سبب نزول یہ ہے:

کہ بعض عورتوں نے کہا کاش ہم وراثت میں مردوں کے برابر ہوتیں اور جہاد میں ان کے ساتھ شریک ہوتیں تو یہ آیت انہیں اس چیز سے منع کرنے کیلئے نازل ہوئی کہ مردوں کے برابر کی خواہش کرنا اللہ کے حکم کو رد کرنا ہے۔

کیونکہ

☆ عورتوں کے اپنے کچھ کام اور مواقع ایسے ہیں جن سے ان کے درجات بلند ہوتے ہیں

مثلاً: ماں کی حیثیت سے ایک عورت کا درجہ باپ کے مقابلے میں تین درجہ زیادہ ہے۔

☆ سب سے زیادہ حسن سلوک ماں کے ساتھ کرنے کو کہا گیا ہے۔

☆ بچے کو جنم دینے اور دودھ پلانے میں ماں کا جتنا زیادہ حصہ ہوتا ہے اتنا ہی اس کا جرو ثواب زیادہ ہوتا ہے۔

بعض اسٹڈیز یہ ظاہر کرتی ہیں کہ جب سے سوشل میڈیا بہت عام ہوا ہے اور ہم صرف اپنے آس پاس کے ہی لوگوں کو نہیں دیکھتے بلکہ دنیا بھر میں بیٹھے ہوئے لوگوں

کے فکریں دیکھ رہے ہیں، ان کے کھانا پینا، کن ریستورانٹس میں جاتے ہیں ان چیزوں کے دیکھنے

نے لوگوں کی پریشانی اور ڈپریشن بڑھا دیا ہے۔

کیونکہ مسلسل اپنی حالت کو ان کے ساتھ compare کرتے رہتے ہیں
تو اس چیز سے بچنا چاہیے، جہاں جس کی جو خوبی، نعمت دل کو اچھی لگے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں یا اللہ تو اپنے فضل سے مجھے بھی عطا کرے۔
☆ اللہ کی رضا پر راضی ہونا ہی انسان کو راضی کرتا ہے۔

❖ آیت 34... قَوَّامُونَ!-----!

☆ قیّم کہتے ہیں مینیجر کو

☆ توام وہ ہوتا ہے جو بہت زیادہ قائم رہے، کھڑا رہے، ذمہ داری لے۔

☆ یعنی مرد عورتوں کے ذمہ دار ہے ان کو کما کر لاکے دیتے اور باقی بڑے بڑے اہم اور مشکل کام کرنے کے

فضل اللہ بعضهم علی بعض

یہ مطلب نہیں کہ صرف مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی مثلاً کچھ مرد تقویٰ میں عورتوں سے زیادہ ہو سکتے ہیں بلکہ یہ کہ بعض عورتیں بھی تقویٰ میں مردوں سے
زیادہ ہو سکتی ہیں

اللہ نے مرد کو توام کیوں بنایا؟

▪ اسکو کمانے کی ذمہ داری دی

▪ بیوی پر خرچ کرنے کا حکم دیا

عورتوں کی بڑائی اور خوبی کس چیز میں ہے؟ اطاعت گزاری میں

نُشُورٌ هُنَّ: نُشُورٌ کا یہاں معنی عام چھوٹی موٹی نافرمانی نہیں ہے بلکہ نُشُورٌ

☆ کسی عورت کا اپنے شوہر سے بے وفائی کرنا

☆ اپنے شوہر کے بجائے کسی اور کی طرف راغب ہونا۔

نُشُورٌ کے نقصانات

○ گھر ٹوٹتا ہے

○ گھر میں فساد ہوتا ہے

○ آئندہ نسل متاثر ہو سکتی ہے۔

لہذا اس معاملے کو ایسے ہی چھوڑ نہیں دینا چاہیے بلکہ اصلاح کرنی چاہئے

اصلاح کے لیے پہلا اسٹیپ نصیحت کرو۔

بستر الگ کر دو۔ (یعنی ان سے تھوڑی ناراضی کا اظہار کر دو، ان کو اپنے سے فاصلے پر کر دو)

پھر بھی نہ مانیں تو انہیں ہلکی سی مار مارو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے یہ کہا ہے کہ جیسے ایک مسواک ہوتا ہے۔

اس مار کا مقصد عورت کو احساس دلانا اور درست راستے پر لانا ہے۔ یہ احساس دلانا ہے کہ اپنی عزت، اپنی نسلوں کی حفاظت کرو۔

رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر فرمایا: تم میں سے بہترین عورتوں کو کبھی بھی نہیں ماریں گے۔

یعنی عورتوں کو ستانا عالی ظرف (noble) مردوں کا کام نہیں ہوتا۔

یہ مارنا عام معمول نہ بنا لو بلکہ extreme case میں، انتہائی قدم یہ ہے، جیسے آپریشن کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کسی دوایا پھوڑے سے علاج نہیں ہوتا

اگر عورت کو کمزور سمجھ کر اس پر ظلم کرو گے تو اللہ تم سے پوچھے گا کیونکہ وہ تم سے بڑا ہے۔

نیک بیویوں کی خوبیاں

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا فائدے کی چیز ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے

چار چیزیں خوش بختی کی علامت ہیں

◇ نیک بیوی ◇ کھلا گھر

◇ نیک ہمسایہ ◇ اچھی سواری

اور چار چیزیں بد بختی کی علامت ہیں

◇ برا ہمسایہ ◇ بری بیوی

◇ تنگ گھر ◇ بری سواری

* آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین بیوی وہ ہے جس کی طرف تم دیکھو تو وہ تمہیں خوش کر دے اور جب تم کسی بات کا حکم دو تو بجالائے اور تمہاری غیر موجودگی میں

تمہارے مال، اپنی اور اپنی ذات کی حفاظت کرے۔

■ یہاں نیک بیوی کی ایک خاص خوبی بتائی گئی کہ وہ شوہروں کی غیر موجودگی میں شوہر کی عزت، جان، مال اولاد کی حفاظت کرنے والی ہے یعنی جو چیز انکی

custody (خبر داری) میں ہیں ان کی خبر رکھتی ہیں۔

مسکرانے والی، خوش باش، ہر وقت شکوے شکایتیں نہیں، ہر وقت منہ بسور کر نہیں رکھنا، ہر وقت تھکے تھکے نظر نہیں آنا۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین عورتیں اونٹوں پر سوار ہونے والی ہیں وہ قریش کی نیک عورتیں ہیں (اس زمانے میں جو سب سے بہترین عورتیں تھیں ان

کی بات کی گئی) چھوٹے یتیم بچوں پر سب سے زیادہ مہربان ہیں (اگر شوہر فوت بھی ہو جائے تو اپنے بچوں کی خاطر اپنی زندگی قربان کر دیتی ہیں) اور اپنے خاندانوں

کے مال کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں۔

تو یہ دو چیزیں مال اور اولاد کی حفاظت کرنا یہ عورت کی ذمہ داری ہے اور صرف شوہر سے ضد میں بچوں کی پٹائی کرنا یا مال کو ضائع کرنا کہ ٹھیک ہے مجھے پرواہ نہیں

اور کمائے اور خوار ہو۔

اگر آپس میں کچھ اختلافی چیزیں ہو تو ان کو بیٹھ کر سلجھالینا چاہیے نہ کہ ایک دوسرے کو تنگ کرنا، نسلوں پر ظلم کرنا پھر جو ایسا کرے گا اللہ اسکو پوچھے گا۔

❖ آیت 35

شوہر اور بیوی کے جھگڑے میں موافقت کا سبب کیا ہے؟
اگر گھر بسانے کی نیت ہوگی تو راستہ بھی نکل آئے گا۔

اگر بسنے کی نیت نہیں اور پیچھے سے بھی اکسایا جا رہا ہے کہ کوئی ضرورت نہیں رہنے کی، ہم تمہارا خیال رکھ لیں گے ہمارے پاس کمی نہیں ہے۔
کیونکہ ہر شوہر اور بیوی کے درمیان کچھ نہ کچھ اختلاف ہوتا ہے۔

اللہ کا ایک طریقہ ہے کائنات کے اندر ہر چیز کے اندر اختلاف ہے۔

درخت بہت بڑے، گھاس اس کو جتنا بھی پانی دے دیں وہ گھاس ہی رہے گی، اسکا حسن گھاس رہنے میں ہی ہے، ذرا سا اونچا ہوتا ہے کاٹ دیتے ہیں کیونکہ اسکی
خوبصورتی بچھنے میں ہے

یاد رکھنا چاہیے: مرد اور عورت میں

☆ جنس کا اختلاف ہے۔

☆ سوچ کا، پسند ناپسند، پس منظر کا بھی اختلاف ہوتا ہے۔

☆ سوسائٹی میں ہر ایک کا مختلف رول ہوتا ہے اس لیے نبھانے اور بنا کر رکھنے کی نیت رکھنی چاہیے تو اللہ تعالیٰ بھی مدد کرتا ہے۔

❖ آیت 36

.... وَالْجَارِ الْجُنْبِ ...

پڑوسی اور خاص کر اس کا حق زیادہ ہے جو رشتہ دار بھی ہو۔

... وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ ...

اس میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جو ساتھ بیٹھتے ہیں جیسے جہاز، بس، کلینک، وغیرہ میں بیٹھتے ہیں ان کا بھی حق ہوتا ہے۔

یہ نہیں کہ خود تو کھلے ہر کر بیٹھ جاؤ اور پہلو میں جو بیٹھا ہے اس کے لئے جگہ تنگ کر دو، یا اپنا سامان اس کی طرف دھکیل کر رکھ دو یا کسی اور طرح اس کو تنگ کرو
جو اپنے لیے پسند کرتے ہو ان کے لیے بھی کرو۔

پہلو کے ساتھی میں اکٹھے مل کر کام کرنے والے بھی آتے ہیں، ٹیم میں ساتھی colleague جو آپ کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں آپ کے مددگار ہیں، خصوصاً جو

انصار اللہ ہیں

ایک ٹیم میں کام کرنے والوں کے ساتھ احسان کرو۔

☆ سلام میں پہل کرو۔

☆ مسکرا کر پیش آؤ۔

☆ ان کے کاموں، محنت کی قدر دانی کرو۔

وابن السبیل: اجنبی لوگ ان کے ساتھ بھی احسان کا معاملہ کرو، یہ ہے ہمارا خوبصورت دین

... وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ...

آج کے دور میں لوٹوئی غلام نہیں ہیں لیکن اپنے ورکرز کے کام کی قدر دانی کرو، ان کے خوشی غمی میں شریک ہو، یہ نہیں کہ سوچ لو کہ میں تو باس ہوں یہ میرے تنخواہ دار ملازم ہیں، میں اس سے کیوں ملوں، چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم اپنے رویے سے دوسرے کا دل جیت لو۔

ایک مسلمان اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرتا ہے

اللہ نے اپنا حق صرف ایک بتایا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے بعد باقی سب بندوں کے حقوق بتائے کہ کس کس کے ساتھ تم کیا رویہ اختیار کرو

... إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو سب کچھ صرف اپنے آپ کو ہی سمجھیں، جن کو صرف اپنے حق کا ہی پتہ ہو۔

اگر ان کو کچھ خوبیاں، مال و دولت زیادہ ملا ہو تو اکرٹنا شروع کر دیں اور دوسروں کو انسان ہی نہ سمجھیں۔

سیکھنے کی بات گھر کے اندر ہوں یا باہر دوسروں کے ساتھ احسان کا معاملہ کریں

کون ہیں یہ فخر کرنے والے؟

❖ آیت 37

بخل کا تعلق مالی اور قوی دونوں حقوق کے ساتھ ہے۔

مالی (خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس پر ابھارتے ہیں کہ کسی کو نہ دو۔

قوی: سلام نہ کرنا،

مسکرانے سے گریز کرنا بھی بخل ہے۔

اپنی نعمتوں پر بخل کیوں کرتے ہیں؟ تاکہ کوئی مانگ نہ لے خاص کر رشتہ دار۔

قرآن میں تھڑ دے انسان کی مذمت کی گئی ہے جو

☆ جو دل کا چھوٹا ہو۔

☆ جس کا دل گھٹا ہو ہو۔

☆ تھوڑی سی تکلیف پر گبھراٹھے۔

☆ جب مال ملے تو بخیل بن جائے۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی میں سب سے بدترین چیز بے صبرے پن کے ساتھ بخل اور حد سے زیادہ بزدل ہونا ہے۔

☆ بزدلی انسانوں کو آگے نہیں بڑھنے دیتی۔

☆ رسک نہیں لینے دیتی۔

▪ اور جو رسک نہ لے وہ اوپر نہیں جاسکتا۔

* بخل کرنے والوں کی مثال ایسے شخص کی ہے جو ایسا لباس پہنتا ہے جو اسے جکڑ لیتا ہے۔

❖ آیت 38 جن لوگوں کو آخرت کا یقین نہ ہو وہ فلاحی کام کس لیے کرتے ہیں؟

☆ صرف شہرت کے لیے۔

☆ لوگوں کی نظر میں سخی کہلانے کے لیے۔

شیطان انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے اور اسکو گناہ پر اکساتا ہے دکھاوے کی ترغیب دیتا ہے۔

❖ آیت 40 اللہ کا فضل کیا ہے؟

اگر کوئی ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے بدلے ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے

لیکن اگر کوئی ایک نیکی کرتا ہے تو اس کا اجر 10 یا 700 گنا تک کر دیا جاتا ہے

جیسے فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے کا اجر ہے۔

☆ اللہ نے فرمایا روزہ میرے لیے میں خود اس کی جزا دوں گا۔

☆ اللہ تعالیٰ کا فضل یہ ہے کہ بندے کی کوشش کافی نہیں، محض عمل کے بدلے جنت نہیں مل سکتی۔ اس کی رحمت ہوگی تو جنت ملے گی اور ہمارے لئے اچھی بات

کیونکہ عمل تو اتنا ہوگا، اگر ہم ساتھ زندگی کی بھی نیکیاں اکٹھی کر لیں اور اللہ صرف ایک نعمت کا حساب لے لے مثلاً ایک آنکھ جس طرح کام کرتی اس کے بدلے

اگر ساری نیکیاں بھی دے دیں تو اس نعمت کا بدلہ نہیں دے سکتے، تو ایک نعمت کے بدلے جب ساری نعمتیں چلی گئیں اب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہیں کہ

کریں۔

کوئی بھی نیکی کر کے انسان کو فخر نہیں کرنا چاہئے یہ اللہ کا فضل ہے کہ انسان جنت میں چلا جائے۔

❖ آیت 42

یہاں اللہ کی نافرمانی کا ذکر نہیں بلکہ یہاں پر رسول ﷺ کی نافرمانی کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

بعض بار یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ کون سا یہ حکم قرآن میں ہے۔ نہیں رسول ﷺ بھی جن باتوں کا حکم دیتے ہیں ان کو بھی سنجیدگی سے لینا چاہیے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے وہ واضح گمراہی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

❖ آیت 43

کن حالتوں میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے؟

☆ شدید نیند کی حالت میں

☆ جنابت کی حالت میں (بڑی جنابت)

▪ نماز، عبادت کے لیے غسل کرنا ضروری ہے۔

▪ اگر پانی موجود نہیں تو نماز کے لیے تیمم کر لو۔

ان ساری ناپاکیوں کو صرف تیمم سے دور کیا جاسکتا ہے

تیمم کے لئے مٹی سارے جسم پر ملنے کی ضرورت نہیں۔

تیمم کا طریقہ:

ہاتھ کو مٹی پر مار کر اس پر پھونک مار کر چہرے اور دونوں ہاتھوں پر پھیر لیا جائے۔

بس ایک بار پھیرنا ہے، بار بار نہیں، اور نہ ہی سارے جسم پر یا وضو کے سارے اعضاء پر پھیرنا ہے، اصل چیز اللہ کا حکم ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

زمین کو چھو کر و کیونکہ یہ تمہارے ساتھ شفقت کرنے والی ہے۔ (آج ہم مٹی پر پاؤں نہیں رکھنا چاہتے اور ریسرچز یہ بتاتی ہیں کئی بیماریوں کا علاج زمین پر ننگے پاؤں

چلانا ہے

▪ تیمم کا حکم مسلمانوں کیلئے اللہ کی طرف سے آسانی ہے۔

▪ یہ محمد ﷺ کی امت کی خصوصیت بھی ہے۔

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں دی گئیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ

اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا۔

یعنی کہیں سے بھی پاک مٹی لے کر تیمم کر سکتے ہیں

دوسرا یہ کہ کہیں بھی نماز پڑھ سکتے ہیں

کہیں بھی نماز کا وقت آئے، پانی نہ ملے تیمم کر کے نماز پڑھ لیں

تیمم کرنے کی صورتیں

☆ جہاں نماز کا وقت آئے اور پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لیں۔

☆ جان کی ہلاکت کا ڈر ہو یعنی بیماری میں پانی کے استعمال سے بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہو تو بھی تیمم کر کے نماز پڑھ لیں۔

❖ آیت 45

▪ یہاں آپ ﷺ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ آپ دشمنوں کی طرف سے پریشان نہ ہوں۔

▪ اللہ آپ کے معاملے کی ذمہ داری لے گا اور جس چیز کے ساتھ چاہے گا آپ کو فائدہ دے گا۔ اللہ کی دوستی اور اس کی مدد کو اپنے لئے کافی سمجھیں۔

▪ یہ توکل ہر مومن کے لیے کافی ہے کیونکہ بعض اوقات انسان بہت اچھے اچھے کام کر رہا ہوتا ہے لیکن دوسرے لوگ غلط فہمی کا شکار ہو کر مخالفت پر اتر

آتے ہیں، الزام لگانے لگتے ہیں اس کی وجہ سے دین کے کام میں انسان بد دل ہونے لگتا ہے۔

- پیغمبر تو یہ کام نہیں چھوڑ سکتے تھے، اس لئے انکو مدد کا اطمینان دلایا جا رہا ہے
 - عام انسان تو ہو سکتا ہے یہ کام نہیں تو دوسرا کام کر لے، نیکی کا کوئی دوسرا موقع اسکو مل جائے
 - حقیقت یہ ہے کہ خیر و بھلائی کا کوئی بھی کام کرنے کے لئے صرف کوششیں کافی نہیں ہوتیں اللہ کی مدد بھی چاہیے ہوتی ہے۔ اس لئے جب بھی نیکی کا کام کرنے لگیں، امر بالمعروف یا کسی کو کوئی اچھی بات بتانے لگیں تو دل میں، اس سے پہلے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں
 - کہ یا اللہ میری بات میں اثر ڈال دے اور اس شخص کو میری بات سے فائدہ پہنچا۔
- * اگر کوئی غلط کام کر رہا ہے، چاہے اپنا ہی بچہ ہے تو اسکو بھی روکنے کے لئے اللہ کی مدد اور زبان میں تاثیر مانگیں، اس طرح اللہ پر بھروسہ، اس پر توکل کر کے، دعا کر کے انسان خیر اور بھلائی کے کاموں میں آگے بڑھ سکتا ہے ورنہ شیطان انسان کو ڈراتا ہے اور ذرا سی مخالفت پر انسان بد دل ہو کر پیچھے ہو جاتا ہے

❖ آیت 46

یہود بظاہر اللہ کے حکم کو غور سے سنتے مگر دل میں یا آہستگی سے کہتے کہ سن لیا پر ماننا نہیں ہم نے۔
 آج کے مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے، وہ اللہ کے حکم کو سن تو لیتے ہیں پھر کہتے ہیں آج کے دور میں تو اس پر عمل بڑا مشکل ہے، چاہے زبان سے کہیں چاہے، دل سے کہیں کوئی حکم کتنا بھی مشکل لگے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔
 کہیں یا اللہ میں نے سن لیا میں عمل کروں گی تو مجھے توفیق دے، تو میرے لئے آسان کر دے کم از کم نیت ہی کر لیں، یہ کہنا کہ یہ اس زمانے کے لیے ہے آج کرنا مشکل ہے یہ درست نہیں۔

قیامت تک کوئی اور کتاب نہیں آنے والی، کوئی اور رسول بھی نہیں آئے گا آپ ﷺ کی تعلیمات ہی ہمارے لیے کافی ہیں۔
 اُس دور میں بھی کچھ چیزیں مشکل تھیں اور کچھ آسان۔ آج کے دور کی اپنی کچھ مشکلات اور کچھ آسانیاں ہیں
 زندگی میں صرف آسانیاں نہیں ہوتی بلکہ مشکل حالات بھی ہوتے ہیں۔
 اللہ کا وعدہ ہے ان مع العسر لیسر اتنگی کے ساتھ آسانی بھی ہوتی ہے
 اس لیے سمعنا واطعنا کہنا ہے جو صحابہ نے کہا لیکن منافقین کیا کہتے ہیں سمعنا وعضینا

❖ آیت 47

- انسان کو نیکی کے کام میں جلدی کرنی چاہیے اس سے پہلے کہ سارے مواقع ختم ہو جائیں۔
- مومن کو سب سے زیادہ شرک کے معاملہ میں حساس ہونا چاہئے۔
- کوئی ایسی چیز جو شرک کی طرف بھی لے جاتی ہو اس سے بچنا چاہیے اور اس کے لئے علم حاصل کرنا چاہیے کہ کیا کیا چیزیں انسان کو شرک میں مبتلا کر دیتی ہیں۔
- کونسی سوچ، کونسا بول، کونسا فعل شرک میں مبتلا کرتا ہے یہ جاننا بہت ضروری ہے۔

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (یہ علم سب سے اہم ترین علوم میں سے ہے اسی پر ہماری نجات ہے)۔

﴿نبی صلی اللہ علیہ وسلم﴾ اور باقی تمام انبیاء نے لوگوں کو ایک رب کی عبادت کی طرف بلا یا تھا۔

❖ آیت 48

﴿کچھ لوگ صرف اپنی یا اپنے دوستوں کی ہی تعریف کئے جاتے ہیں، اپنے آپ کو ہر عیب سے پاک سمجھتے ہیں۔

اللہ جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور وہ کھجور کی گھٹلی کے دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

﴿اپنے آپ کو پاک اور معصوم نہ سمجھیں۔

﴿اگر کسی نیکی کی توفیق ہوگئی یا گناہ سے بچ گئے تو کسی خوش فہمی کا شکار نہ ہوں۔

﴿مومن اپنے نیک اعمال کی قبولیت کے حوالے سے ڈرتا رہتا ہے۔

یاد رکھیے

☆ خود کو بہتر سمجھنے والا شخص دھوکے میں ہوتا ہے۔

☆ ہمیں نہیں پتہ کہ جو اعمال ہم نے کیے ہیں ان کی قبولیت کا کیا درجہ ہے۔

❖ آیت 51

﴿ہو دے بارے میں کہا جا رہا ہے اہل کتاب ہیں اور جادو میں مبتلا ہیں حالانکہ انہیں تو اس کا کھلم کھلا انکار کرنا چاہیے تھا۔

﴿یہود مشرکین کو مسلمانوں سے زیادہ ہدایت پر قرار دیتے تھے حالانکہ کتاب والوں کو کتاب والوں کا ساتھ دینا چاہیے تھا۔

﴿جادو کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔

﴿پچھلی قومیں بھی ان ہی خرافات میں پڑنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔

﴿یہود کتاب ہونے کے باوجود جادو اور شیطانی عمل کے پیچھے لگ گئے اور آج مسلمانوں میں بھی یہ خرافات پائی جاتی ہیں۔

﴿یاد رکھیے جادو کے ذریعے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے تو مزید مسائل میں پھنس جائیں گے۔

❖ آیت 55

﴿نبی کی بات نہ مانی تو اس کا کچھ نقصان نہیں نقصان نہ ماننے والوں ہی کا ہو گا۔

❖ آیت 56

☆ جہنم میں جہنمی کے جسم کی کھال 70 بالشت چوڑی ہو جائے گی۔

☆ کان کی لوسے گردن تک کا فاصلہ سات سو سال کا فاصلہ ہو گا۔

☆ ایک دائرہ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے گی۔

موٹا پاؤد دنیا میں بھی مصیبت اور وہاں کا موٹا پاؤد اللہ کی پناہ۔

☆ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کوئی کھیل نہیں ہے انسان کے لیے ہلاکت ہے اس لیے ان چیزوں سے اپنی زندگی میں ہی توبہ کر لینی چاہیے۔

❖ آیت 57

جہاں بھی جنت کی عورتوں کی بات آئی ہے پاکیزگی کی بات آئی ہے۔

ایک عورت کے اندر کون کونسی خصوصیات ہونی چاہیے؟

☆ پاکیزہ نگاہ

☆ پاکیزہ گفتگو

☆ اپنی عزت و عصمت میں پاکیزگی

☆ حرام چیزوں سے بچنا چاہیے۔

❖ آیت 58

عہدے اور ذمہ داریاں ان کو دینا چاہیے جو نبھانے کے اہل ہو۔

کسی اختلاف کی صورت میں کسی ایک کا ساتھ نہ دو۔

انصاف سے فیصلہ کرنا ہے اس سے جماعتیں اور آرگنائزیشن، ملک آگے بڑھتے ہیں اگر انصاف ہوگا۔

❖ آیت 59

■ اختلاف کی صورت میں فیصلہ اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لے جاؤ۔ اتحاد اللہ اور رسول کی بات پر ہی ہوگا۔

■ شخصیت پرستی سے بچو۔

حکمرانوں کی اطاعت کی بھی اہمیت پتہ چلتی ہے لیکن

■ حکمرانوں کی اطاعت اللہ کی طاعت کے مطابق ہی ہوگی۔ اللہ کی نافرمانی میں نہیں۔

❖ آیت 63 پیغمبرانہ اخلاق کیا ہے؟

وہ لوگ جو آپ ﷺ سے بے رخی کرتے ہیں، آپ کے مقام کی قدر نہیں کرتے اس کو نظر انداز کریں، نصیحت کریں اور ان کو دلوں کو نرم کرنے والی بات کریں۔

ہمیں بھی رسول ﷺ کی پیروی میں اس اخلاق کو اپنانا ہے۔

❖ آیت 64 گناہ

☆ انسانوں کے لیے مصیبتوں کا باعث بنتے ہیں۔

☆ رزق سے محروم کر دیتے ہیں۔

☆ بعض اوقات صحت کے مسائل میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

■ ان کا حل استغفار ہے۔

❖ آیت 65 آپ ﷺ کے فیصلوں کو ماننا نہایت ضروری ہے اور ایمان کا تقاضہ ہے۔

❖ آیت 66

بندہ جب اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اسے ثابت قدمی بھی عطا کرتے ہیں۔

لہذا اس قرآن کے ساتھ جڑے رہیں اسکے مطابق عمل کریں ان شاء اللہ ثابت قدمی نصیب ہوگی۔

❖ آیت 70

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی حاضر ہوتے تھے تو ایک دن کہنے لگے کہ اللہ کے رسول جب آپ کے پاس ہوتا ہوں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہوتا ہے لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ میں بھی فوت ہو جاؤں گا اور آپ بھی، تو پھر مرنے کے بعد آپ کا مقام تو بہت بلند ہو گا ہم پتہ نہیں کہاں ہوں گے تو اس میں بہت غمگین ہو گئے کہ مرنے کے بعد آپ کی محبت اور آپ کی صحبت اور رفاقت و قرب کیسے حاصل ہو گا؟
اس پر آپ پر یہ آیت نازل ہوئی۔

جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان ہی لوگوں کے ساتھ ہو گا۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ ہمارے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کا کوئی دن نہیں تھا کہ جس میں آپ نے ہمیں یہ بتایا کہ انسان اسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہو گا۔

اگر ہماری محبت رسول ﷺ کے ساتھ سچی ہے ہم آپ ﷺ کا اتباع کرتے ہیں آپ کی سنتوں پر چلتے ہیں آپ سے ہماری عقیدت ہے تو ان شاء اللہ آپ کے قدموں پر چلتے چلتے ہمیں آپ کا ساتھ نصیب ہو سکتا ہے

دو خاص موقعوں پر خاص طور پر امید رکھنی چاہیے جب حوض کوثر سے پانی ملے گا اور دوسرا جب آپ کو مقام شفاعت پر فائز ہوں گے۔

❖ آیت 73

دین کے کام میں پیچھے رہنا اللہ کا انعام نہیں بلکہ اس کے لیے نکلنا اللہ کا انعام و فضل ہے۔

مطلب پرستی منافقت کو جنم دیتی ہے، مطلب پرستی یہ کہ ہر وہ کام کرنا جس میں فائدہ ہو اور نیکی کی خاطر، اللہ کے راستے میں رسک لینے سے ڈرتے رہنا۔

❖ آیت 77

یاد رکھیے

■ دنیا میں جتنی بھی مال مل جائے قارون کے خزانے بھی کیوں نہ ہوں لیکن وہ آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑی ہے، کاش یہ بات ہمیں سمجھ آجائیں۔

اس لیے ہمیں کسی بھی نیک عمل کا بدلہ دنیا میں چاہنے کے بجائے آخرت میں چاہنا چاہیے۔

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے دنیا سے کیا؟ میری اور دنیا کی مثال تو اس سوار کی سی ہے جو تھوڑی دیر سایہ لینے کیلئے کسی درخت کے نیچے رکا پھر اسے چھوڑ کر آگے چل پڑا۔

☆ انسانوں کی کمزوری ہے کہ فوری فائدہ اور اجر چاہتے ہیں۔

ترقی کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ کیا ہے؟

ہم لوگوں کی تعریف کے بغیر کام کرنے میں آگے نہیں بڑھتے، ذرا سا کام کریں اس پر تعریف چاہتے ہیں،

یاد رکھیے جس کے لیے نیکی کا کام کر رہے ہیں وہ خوب اجر دینے والا ہے۔

❖ آیت 81

یہاں کچھ منافقین کا کردار واضح کیا گیا ہے جو رات کو آپ ﷺ کے ساتھ مشورے میں شریک ہوتے اور بعد میں کچھ اور چیزیں تجویز کرنے لگتے تاکہ مسلمانوں

میں افراتفری پھیلانی جائے۔

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **المجالسُ بالامانة** مجالس امانت ہوتی ہیں۔

اگر آج بھی خیر کے کسی کام پر آپ جمع ہوئے ہوں شوری ہے باہم مشورہ کر رہے ہیں کسی معاملے میں اسی میٹنگ میں کسی نتیجے پر پہنچ جاتے ہیں تو پھر یہ درست نہیں

کہ باہر نکل کر دوچار لوگوں کو اکٹھا کر کے لوگوں کے خلاف یا صاحب امر کے خلاف محاذ آرائی شروع کر دی جائے

☆ مخلص مومن خیر خواہی کے ساتھ سامنے ہی صحیح یا غلط کا بتا دیتا ہے۔

باہر نکل کر باتیں نہیں کرتا، غیبت اور فساد نہیں کرتا۔

بڑے بڑے جھگڑوں کو ختم کرنے کا بہترین نسخہ

☆ ایسے لوگوں کو نظر انداز کر دیں۔

☆ ان باتوں کی پروا نہ کریں۔

☆ ایسی باتوں کی تحقیق کرنے کے پیچھے نہیں لگنا چاہیے۔

☆ بلکہ توکل کرتے ہوئے معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا چاہیے۔

❖ آیت 84 ☆ لیڈر اپنے عمل کے ذریعے قیادت کرتا ہے۔ کام کر کے دکھاتا ہے۔

❖ آیت 85

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **الادال علی الخیر کفاحلہ**

نیکی کی طرف بلانے والا بھی ایسا ہی ہے جیسا اس کا کرنے والا۔

خیر کے کاموں میں خود بھی حصہ لیں اور دوسروں کو بھی ابھاریں۔

☆ اچھی سفارش سے لوگوں کی اصلاح ہوتی ہے ان کے کام بن جاتے ہیں۔ جب کہ بری سفارش چغل خوری جیسا عمل ہے۔ اس سے فساد پھیلتا ہے

❖ آیت 86

سلام پھیلانا سلامتی ہے۔

* آپ ﷺ نے فرمایا: سلام پھیلاؤ تم سلامت رہو گے۔

■ گھر میں بھی سلام کے عمل کو فروغ دینا چاہیے۔ شوہر بیوی کو آپس میں بچے بڑے سب کو سلام کو پھیلانا چاہیے سب آتے جاتے دعا سلامتی کی لے کے جاتے ہیں

اس سے رحمت رہتی ہے

سلام کے فائدے

☆ سلام مغفرت کو واجب کرنے والا عمل ہے۔

☆ آپس میں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے۔

* آپ ﷺ نے فرمایا:

تم جنت میں داخل نہیں ہو سکو گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان نہیں لاسکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتا دوں کہ جب تم اس پر

عمل کرو گے تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی تم آپس میں سلام کو عام کرو۔

جہاں محبت میں کمی دیکھیں سلام کو رواج دو جن شوہر بیوی کی درمیان اختلاف لڑائی جھگڑا ہے وہ سلام سے شروع کر دیں

تو سلام کو عام کر دو

☆ سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام میں بخل کرتا ہو۔

❖ آیت 87 ہم سب کشاں کشاں موت کی طرف بڑھ رہے ہیں اور قیامت کا دن حقیقت ہے جہاں ہم سب کو حساب دینا ہے

❖ آیت 92 غلطی سے قتل کرنے کا کفارہ

دو ماہ کے لگاتار روزے رکھنا ہے۔

مومن کی جان کی اللہ کی نگاہ میں بڑی قدر ہے

اب قتل معمولی بات، انسانی جان بہت ارزاں ہو گئی ہے۔

❖ آیت 93

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کا مال، اس کا خون اس کی عزت و آبرو۔

* اگر تمام آسمانوں اور زمین والے کسی مومن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ ان سب کو جہنم میں دھکیل دے گا۔

یہ تو عمومی قتل کی بات ہے

یاد رکھیے:

کوئی بھی بچہ جس میں روح پڑ چکی ہو اس کا دل دھڑکتا ہے اس کو مارنا بھی قتل ہے۔

نفر اور بیماری کے ڈر کی وجہ سے ایسا قتل کرنا جہالت اور حماقت ہے۔

حمل میں بعض اوقات کہا جاتا ہے بچہ ٹھیک نہیں ہے ختم کروادیں یہ عمل بھی ٹھیک نہیں۔

❖ آیت 95

کام کا کرنا اور نہ کرنا، محنت کرنا اور نہ کرنا، وقت لگانا اور نہ لگانا مال لگانا اور نہ لگانا ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔

دنیا میں تو آگے جانے کی مسلسل کوشش کرتے ہیں لیکن آخرت میں آگے جانے کے لیے کوشش کیوں نہیں کرتے؟ جو جتنی زیادہ محنت کرے گا اسکا اجر اتنا ہی

زیادہ ہوگا، دنیا میں کوئی کتنا بھی بلند ہو جائے بالآخر جانا وہیں ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے نام ور لوگ آئے، اپنے وقت کے بہت طاقتور اور دنیاوی لحاظ سے شاندار۔ آج

وہ کہاں ہیں ان کی قبریں تک کوئی نہیں جانتا، پوری پوری بستیاں گمنام ہیں

جنت کے درجے سے دوسرے درجے میں اتنا فاصلہ جیسے زمین و آسمان کے درمیان کا فاصلہ۔ اصل گھر تو آخرت ہے جس کو بنانے کی فکر کرنی چاہیے۔ وہ پیشگی کی

بلندی ہے

❖ آیت 96

اس آیت میں ہجرت کی فضیلت بتائی گئی ہے۔ ایک وہ ہجرت تھی جس میں لوگوں نے رسول ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔

ہجرت کی ایک اور صورت بھی ہے

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے۔

* ایک اور جگہ پر آتا ہے:

آپ ﷺ سے پوچھا گیا کونسی ہجرت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ایسے شخص کی جو اللہ کے حرام کردہ امور کو چھوڑ دے (غلط زندگی کو چھوڑ دے، غلط کاموں کو

چھوڑ دے، غلط عادتوں کو چھوڑ دے)

❖ آیت 101

☆ جنگ کے علاوہ امن کے سفر میں بھی نماز کو قصر کرنے کی اجازت ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ سفر میں روزہ رکھتے تھے اور چھوڑ بھی دیتے تھے اور فرض کی دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

❖ آیت 102 صلوة الخوف کا طریقہ اس آیت میں بتایا جا رہا ہے۔

سکھنے کی بات یہ ہے کہ تمام حالات میں انسان کو تیار ہر طرح کے حالات کا سامنا کرنے کے لئے رہنا چاہیے یہاں تک کہ حالت نماز میں بھی۔

اس آیت میں نماز کی اہمیت کا بھی پتہ چلتا ہے کہ وقت کی پابندی کے ساتھ نماز ادا کرو۔ چاہے دشمن سر پر کھڑا ہے۔

❖ آیت 103

سفر میں بھی وقت کی پابندی ضروری ہے یہ نہیں کہ ساری نمازیں رات کو اکٹھی پڑھ لی جائیں۔ اگر جاب پر ہیں یا کسی ایسے کام میں کہ سنت اور نفل پڑھنے کا وقت نہیں تو کم از کم فرض ادا کر لئے جائیں

سفر میں ایک ایپ ہے حلال ٹرپ Halal trip

اسمیں اگر آپ اپنی فلائیٹ کا نمبر ڈال دیں تو جہاز میں انٹرنیٹ کے بغیر بھی بتا دیتی ہے کہ آپ کی ظہر کہاں آرہی ہے آپ کی عصر کہاں آرہی ہے۔ سفر میں دو نمازیں جمع بھی کر سکتے ہیں ظہر اور عصر، مغرب اور عصر، فجر الگ پڑھی جائے گی اور نبی ﷺ فجر کی سنتیں بھی پڑھا کرتے تھی۔

❖ آیت 104 آخرت کے لئے سنجیدگی سے محنت کرنی چاہئے۔

❖ آیت 109

اپنی قوم، خاندان، دوست ان کا ناحق ساتھ نہیں دینا چاہیے۔

اپنوں کی محبت اور احترام انصاف کے راست پر حائل نہیں ہونا چاہیے۔ یہ ظلم ہے کہ مثلاً بیٹیاں ماں سے مل جائیں بہو کے خلاف اگرچہ زیادتی ماں کی طرف سے ہو اپنے پیاروں کا دفاع آخرت میں کام نہیں آئے گا۔

انصاف کرنے والے قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہوں گے۔

❖ آیت 110

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کوئی گناہ کر بیٹھے پھر وضو کرے اسکے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو یقیناً معاف کر دے گا۔

☆ اللہ سے پوری امید کے ساتھ بخشش مانگنی چاہئے اور توبہ کرنی چاہیے۔

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائیں طرف والا فرشتہ چھ گھڑیاں مسلمان گناہ گار بندے سے اپنا قلم اٹھائے رکھتا ہے اگر وہ شرمندہ ہو اور اللہ سے اس گناہ کا استغفار کر لے تو وہ لکھے بغیر قلم رکھ دیتا ہے ورنہ ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔

❖ آیت 114

مجلس میں سرگوشیاں کرنا ناپسندیدہ چیز ہے اور آداب مجلس کے خلاف ہے۔

پسندیدہ سرگوشی کونسی ہے؟

☆ جہاں چھپا کر صدقہ کرنا مقصود ہو

☆ کسی نیکی کا کام کرنا ہو

☆ دو لوگوں میں اصلاح کروانا ہو۔

❖ آیت 113 مکہ میں لائبریری یا اسکالر نہیں تھے آپ ﷺ کے علم کا سورس وحی الہی تھا۔

❖ آیت 115

امام شافعی نے 300 بار قرآن مجید کو پڑھا ایک حکم کو جاننے کے لیے کہ مسلمانوں کا جس چیز پر اجماع ہو اس کا کیا حکم ہے؟
آخر میں اس آیت میں اپنے مسئلے کا جواب مل گیا۔

☆ یہ علماء کا غور و فکر ہوتا تھا، علماء محض ثواب کے لیے قرآن نہیں پڑھتے تھے بلکہ مسائل کے حل اور استنباط کے لیے قرآن پر غور و فکر کرتے تھے۔

استنباط کا لفظ نبط سے ہے جس کا مطلب ہے

☆ کنوئیں کی تہ سے پہلے پانی کا نکلنا۔

اتنا پڑھنا پڑتا ہے پھر جا کر علم اور سمجھ بوجھ آتی ہے

علم کے ساتھ استقامت commitment ہونی چاہیے۔ جس کام کو بھی شروع کریں اس کو نبھائیں یہ نہیں کہ کام شروع کیا اور بیچ میں چھوڑ دیا

☆ سعید بن مصیب (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے داماد) کہتے ہیں 30 سال سے میں فجر کی پہلی تکبیر نہیں چھوڑی۔

☆ امام ربیعہ الرائی (امام مالک کے استاد) 40 سال سے ان کی تکبیر اولی فوت نہیں ہوئی۔

اپنا جائزہ لیجئے

آخرت کی کمائی کے لیے میری commitment کیسی ہے؟ دنیا کی نوکری کے لئے ساکھ بنانے میں اتنی وقت کی پابندی کرتے ہیں تو دیکھیں آخرت کے لئے کیا

محنت ہے

کوئی کہہ سکتا ہے ہم میں سے کہ اسکی فجر کی نماز کبھی قضا نہیں ہوئی

استقامت اور وقت کی پابندی بھی بڑی نیکی ہے

❖ آیت 116

شُرک ناقابل معافی گناہ ہے۔

■ شرک سے براءت کیلئے لا الہ الا اللہ کا ورد بڑا فائدہ مند ہے اور لا الہ الا اللہ کا معنی سمجھنا بڑا ضروری ہے۔

* ابودرداء سے روایت ہے: کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر گناہ کے بارے میں امید ہے کہ اللہ اسے بخش دے گا سوائے اس شخص کے جو

مشرک ہو کر مرے یا کسی نے مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو۔

مشرک کے اعمال قبول نہیں ہوتے۔

- سب سے بہترین دین والا وہ ہوتا ہے جو کسی کام کے کرنے سے پہلے اپنی نیت صرف اپنے رب کیلئے خالص کرے۔
- نیکی کے کام میں طریقہ بھی درست کرے اور درست طریقہ رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ملتا ہے۔

❖ آیت 127-128

یاد رکھیے

ہمارے دین میں یتیموں کے حقوق کا بہت لحاظ رکھا گیا ہے۔

اس کے مال کی حفاظت کرنی چاہیے اور آداب و اخلاق سکھانے چاہیے۔

شوہر اور بیوی کے درمیان اختلاف ہو جائے تو صلح جلدی کرنی چاہیے، صلح کرنے اور کروانے میں پہل کرنی چاہیے۔

* نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نماز، روزہ اور زکوٰۃ سے افضل درجے کا عمل نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ آپس میں صلح کروانا جب کہ لوگوں میں فساد اور پھوٹ ڈالنا دین کو مونڈنے والی چیز ہے۔

* آپس میں صلح کروانا افضل صدقہ ہے۔

ازدواجی تعلقات کو مضبوط کرنے کے لیے ضروری ہے کہ

☆ ہم کچھ چیزوں پر کمپرومائز کرنا بھی جانیں۔

☆ صرف دوسرے سے توقعات نہ رکھیں۔

☆ جو خوبی دوسرے میں دیکھنا چاہتے ہیں وہ اپنے اندر پیدا کر لیں۔

☆ حقیقت (Realistic) پسندانہ توقعات رکھیں۔ بیوی کی تعریف نہ کی اس کا تو موڈ آف شوہر کو پتہ ہی نہیں اس نے پوچھا تو جواب میں کہہ دیا کچھ نہیں اب کیسے معاملہ ٹھیک ہو

☆ جو عادت بدل نہیں سکتے اس کو قبول کر لیں جس چیز کو تبدیل کر سکتے ہیں اس کو کوشش اور دعا سے تبدیل کریں۔

☆ اپنے اندر صبر اور برداشت پیدا کریں۔

☆ اگر حالات بہت خراب ہو جائیں تو کچھ دنوں کے لیے ماحول بدل لیں۔ کہیں چند دن کے چلے جائیں مثلاً میکے ہو آئیں مگر واپس آنے کے لئے۔

❖ آیت 135

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک جنت میں دو آگ میں۔

☆ جنت میں جانے والا وہ ہے جس نے حق پہنچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا

☆ جس نے حق پہنچانا پھر فیصلہ میں ظلم کیا وہ آگ میں ہے۔

☆ اور جس نے جاہل ہوتے ہوئے لوگوں کے فیصلے کیے وہ بھی آگ میں ہے۔

تو یہ نازک معاملہ ہے جہاں بھی چھوٹا بڑا فیصلہ کرنا پڑے احتیاط کریں

❖ آیت 142 منافقت میں سستی بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

* آپ ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر فجر اور عشاء سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں۔

لیکن مومن اسکی برعکس اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے

اور ایسا دوغلا شخص دنیا میں کہیں بھی قابل اعتبار نہیں ہوتا اور اللہ کے ہاں بھی اسکی کوئی حیثیت نہیں

❖ آیت 147

یہاں اللہ تعالیٰ نے شکر کو ایمان سے پہلے ذکر کیا کیونکہ بندہ نعمتوں کو دیکھ کر شکر ادا کرتا ہے۔

☆ پھر اس ہستی کو پہچانتا ہے جس نے انعام کیے۔

☆ پھر شکر ایمان کا سبب بن جاتا ہے۔

☆ پھر ایمان کے ساتھ شکر نعمتوں میں اضافہ لے آتا ہے

☆ شکر گزار عذاب سے بچا لیا جاتا ہے۔

شکر کا فائدہ خود انسان کو ہی ہوتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں شکر گزار بنانا نصیب فرمائے۔ آمین

ایڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)